قسط (۹)

مرتب: مولانا حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی
استاذ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

# عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

## ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۴ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری میں معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں ............ (مرتب)

**حمد:**

خدا در انتظار حمد مانیست　　محمدؐ چشم بر راہ ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس　　محمدؐ حامد حمد خدا بس
مناجاتے اگر بیان کرد　　بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد (۱)

---

محمدؐ از تو می خواہم خدارا　　خدایا از تو عشق مصطفیٰ را (۲)

---

(۱) خدا تعالیٰ میری حمد کا ضرورتمند اور منتظر نہیں ہے۔محمدؐ کی نگاہ مبارک میری نعت کی طمع نہیں رکھتا۔مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے حبیبؐ کی مدح کیلئے کافی ہے۔اور محمدؐ اپنے رب کی تعریف بیان کرنے کا سزاوار ہے۔

(۲) میں اللہ تعالیٰ کی معرفت اے محمدؐ آپ سے چاہتا ہوں۔اے خدایا آپ سے عشق مصطفیٰؐ کا طلبگار رہوں۔

دگر لب وامکن مظہر فضولیست    سخن از حاجت افزوں تر فضولیست(۱)

(مقدمہ موضح القرآن)    (۶۔۷ جنوری)

مولانا عبدالحی فرنگی: مولانا عبدالحی فرنگی محلی مرحوم کا چالیس برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ اتنی کم عمر میں ۷۰ سے زائد کتب لکھیں جو ہنداور مصر میں طبع ہوئیں۔ مولانا کی بعض اہم تالیفات یہ ہیں: التعلیق المجد علی المؤطا امام محمد۔ الفوائد البھیة فی طبقات الحنفیه. امام الکلام فی القراۃ خلف الامام . ظفر الامانی. السعی المشکور . تذکرۃ الراشد. تراجم علمائے ھند .سعایه وغیرہ . (برہان‘ ص ۱۶۷۔۱۶۹ ‘ ج ۳۱)   (۱۔۳ فروری)

شدھی تحریک کے بانی کے قتل پر اسلام اور قرآن کے خلاف معاندانہ جذبات: شدھی تحریک کے بانی سوامی شیر دہانند ۱۹۲۶ء میں ایک مسلمان کے ہاتھوں مارے گئے۔ گاندھی نے اس واقعہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ایسے ماحول میں پیدا ہوا ہے جس کی فیصلہ کن طاقت پہلے بھی تلوار تھی اور آج بھی تلوار ہے۔ بعض دریدہ دہنوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ دنیا میں جب تک قرآن کی تعلیم موجود ہے اس وقت تک دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ اس لئے تمام عالم انسانی کو مل کر اس تعلیم کے مٹانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (الجہاد فی الاسلام‘ ص ۱۰۔۱۱)   (۴؍فروری)

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے بارے میں عرب شیخ کی رائے: ریاض کی مجلس علماء کی ایک نشست میں حضرت العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا ذکر ہوا تو شیخ بولے کہ انکی شرح مسلم (فتح الملھم) میں نے دیکھی ہے جو کہ انہوں نے سلطان ابن سعودؒ کو بھیجی تھی اس سے وہ کٹر حنفی اور اشعری معلوم ہوتے ہیں۔ احادیث نزول کی عجیب وغریب تاویل کی ہے مگر انداز بیان سے علم کی بو باس معلوم ہوتی ہے۔   (برہان‘ ص ۱۷۴‘ ج ۳۱ منقول از دیار عرب میں چند ماہ‘ ص ۲۰۷)

شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلامؒ کے احوال: شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلامؒ دمشق میں ۵۷۸ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ نے فخر الدین بن عساکرؒ سیف الدین آمدیؒ حافظ ابو محمد القاسمؒ بن عساکر جیسے اجلہ علماء سے تعلیم حاصل کی۔ علامہ ابن دقیق العیدؒ نے ان کو سلطان العلماء کے لقب سے یاد کیا۔ آپ ۶۳۹ھ میں مصر تشریف لے گئے تو صاحب کتاب ''الترغیب والترھیب'' مفتی مصر نے ان کے ہوتے ہوئے فتویٰ (دینے) سے معذوری ظاہر کی۔ شیخ جمال الدین ابن الحاجب کا قول ہے کہ فقہ میں عزالدین کا پایہ امام غزالیؒ سے بلند ہے۔ ذہبیؒ اپنی کتاب ''العبر'' میں لکھتے ہیں: انتھت الیه معرفة المذھب مع الزھد والورع وبلغ رتبة الاجتھاد. عقیدتاً وعلماً اشعری تھے۔ آپ نے ایک عرصہ تک دمشق میں ''زاویہ غزالیہ'' میں درس دیا۔ جامع اموی میں خطابت وامامت کے منصب پر فائز رہے‘ بقول شیخ شہاب الدین ابو شامہ انکی وجہ سے بہت سی بدعات کا ازالہ ہوا۔ صلاۃ الرغائب اور نصف شعبان کی کھل

---

(۱) اس کے علاوہ ہونٹ مت کھولو۔ ورنہ تو بے مقصد کا اظہار ہوگا۔ اس لئے کہ زائد الضرورت بات فضول ہوتی ہے۔

کرمخالفت کی۔(۱) الملک الکامل کے اصرار سے دمشق کے عہدہ قضاء پر مامور ہوئے‘ایک باراسی دربار سے بغداد میں سفیر بن کر گئے۔الملک الاشرف کے جانشین صالح اسماعیل کے زمانے میں جب فرنگی دمشق میں اسلحہ لینے آئے تو آپ نے اس کے خلاف حرمت کا فتویٰ دیا۔بادشاہ نے اس کی پاداش میں ایک عرصہ تک انہیں محبوس کیا۔کچھ عرصہ بعد سے بیت المقدس نقل کئے گئے۔اسی اثناء میں سلطان صالح اسماعیل‘الملک المنصور‘والئی حمص اور سلاطین فرنگ اپنی وعسا کر کیساتھ مصر کے ارادے سے بیت المقدس آئے۔سلطان نے بہت خوشامد کی لیکن بادشاہ کے فرنگوں کیساتھ دوستی کی وجہ سے آپ راضی نہ ہوئے۔اسلئے دوبارہ گرفتار ہوئے۔شیخ جب قید کے دوران قرآن پڑھتے تو سلطان نے فرنگی بادشاہوں کو کہا کہ یہ مسلمانوں کا بڑا شیخ ہے میں نے اسے اس لئے قید کیا ہے کہ یہ تم لوگوں کو مسلمانوں کے قلعے سپرد کرنے کا خلاف تھا۔عیسائی بادشاہوں نے کہا کہ یہ اگر ہمارا پادری ہوتا تو ہم اس کے پاؤں دھو کر پیتے۔اسی عرصے کے دوران مصری افواج وہاں آئیں اور صالح کو شکست ہوئی۔فرنگی افواج قتل وغارت ہوئیں اور شیخ صحیح سلامت مصر روانہ ہوئے۔راستے میں کرک ریاست سے گزرے۔والئی کرک نے قیام کرنے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ ”یہ تمہارا مختصر شہر میرے علم کا متحمل نہیں ہوسکتا“۔مصر میں سلطان نجم الدین ایوب نے ان کی بہت عزت وخاطر مدارت کی۔جامع عمرو بن العاص کی خطابت اور الوجہ القبلی مصر کا عہدہ قضا اور ویران مساجد کی آبادی کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔سلطان نے مدرسہ ”صالحیہ“ میں مذہب شافعی کی تعلیم آپ کے سپرد کی۔ایک دفعہ عید کے دن قلعے میں دربار شاہی تھا‘بادشاہ اپنے تزک واحتشام کے ساتھ سریرآراء تھا‘دو رویہ افواج شاہی دست بستہ کھڑی تھیں۔ناگہاں شیخ نے کہا کہ اے ایوب! خدا کو تم کیا جواب دو گے؟ جب پوچھا جائیگا کہ ہم نے تمہیں مصر کی سلطنت اسلئے دی تھی کہ سراب آزادی سے پی جائے۔بادشاہ نے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہے؟ شیخ نے بلند آواز سے فرمایا: ہاں فلاں میخانہ میں شراب آزادی سے بک رہی ہے۔اور دوسرے ناگفتنی کام ہورہے ہیں۔اور تم یہاں بیٹھے داد عیش دے رہے ہو۔بادشاہ نے کہا کہ جناب والا! مجھے اس میں کچھ دخل نہیں یہ میرے والد صاحب کے زمانے سے ہورہا ہے۔شیخ نے فرمایا ”پھر تم بھی انہی لوگوں میں سے ہو جن کا جواب یہ ہوتا ہے انا وجدنا اٰباء نا علی امة۔ یہ ہمارے باپ دادا کے زمانے سے چلا آیا ہے۔سلطان نے فوراً اس شراب خانہ کی بندش کا حکم جاری کیا۔فرنگیوں نے ایک دفعہ حملہ کیا اور منصورہ تک غلبہ حاصل کرلیا۔شیخ اس دوران شریک جہاد تھے‘اللہ تعالیٰ نے انہیں استجابت دعا کی نعمت سے نوازا تھا۔ابن السبکیؒ نے طبقات میں لکھا ہے کہ ان کی دعا سے مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ہوا کا رخ بدل گیا۔جہاز ٹوٹ گئے اور اکثر فرنگی غرق ہوئے۔شیخ نے بادشاہ کے محل کے جواہرات اور بیگمات شاہی کے زیوارت بیچ کر مصارف جہاد پورے کئے اور اس طرح فتح پائی۔ان کی زندگی کا حیرت انگیز واقعہ امراء سلطنت کا نیلام ہے جو کسی اور کے بارے میں سننے میں نہیں آیا۔کسی بھی عالم کی عظمت اور رعب کی یہ انتہائی مثال ہے۔۹ جمادی الاول ۶۶۰ھ کو ۸۳ برس کی عمر میں وفات ہوئی۔

(طبقات الشافعیۃ‘ از تاریخ دعوت وعزیمت‘ج۱) (۱۲ تا ۱۹ فروری)

---

(۱) بارہ رکعت کی ایک نماز جو ستائیس رجب کی شب خاص ترکیب سے پڑھی جاتی تھی۔اور نصف شعبان سے مراد پندرہویں شب سو رکعات نماز خاص ترکیب سے پڑھی جانے والی نماز ہے۔